روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
سوموار 16 مئی 2016ء 8 شعبان 1437 ہجری 16 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 111

میں عالم الغیب نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
تو کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اس کے سوا جو میری طرف وحی کی جاتی ہے کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا۔ (الانعام:51)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ اس پیشگوئی میں کہ سخت زلزلہ آئے گا اور آج بارش بھی ہوگی ایک لطیفہ ہے اور وہ یہ ہے کہ زلزلہ زمین سے متعلق ہے اور بارش آسمان سے آتی ہے پس یہ ایسی پیشگوئی ہے کہ اس میں زمین اور آسمان دونوں جمع کر دیئے گئے ہیں تا پیشگوئی دونوں پہلوؤں سے پوری ہو کیونکہ یہ امر انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ اپنی طرف سے ایسی پیشگوئی کرے جس میں زمین اور آسمان دونوں شامل کر دیئے جائیں بلکہ خود یہ امر انسانی طاقت سے باہر ہے کہ عین دھوپ کے وقت جب کہ بارش کا خاتمہ ہو چکا ہو یہ پیشگوئی کرے کہ آج بارش ہوگی اور پھر بارش ہو جائے۔

...... ہزار ہزار خدائے ذوالجلال کا شکر ہے کہ محض اس نے اپنے فضل و کرم سے میری تائید میں یہ نشان دکھلائے اور مجھے طاقت نہیں تھی کہ ایک ذرہ بھی زمین سے یا آسمان سے اپنی شہادت میں کچھ پیش کر سکتا مگر اُس نے جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس کی اطاعت کا ذرہ ذرہ اس عالم کا جوا اُٹھا رہا ہے۔ میری تائید میں ایک دریا نشانوں کا بہا دیا اور وہ تائید دکھلائی جو میرے خیال اور گمان میں بھی نہیں تھی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عزّ وجلّ نے محض اپنی ناپیدا کنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اُس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مُراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا لیکن اُس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔ اور مُردہ ہوں نہ زندہ۔ مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آ گیا اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شانِ رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اُس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ دنیا میں ہزاروں آدمی ہیں کہ الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہیں مگر صرف مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کچھ چیز نہیں ہے جب تک اُس قول کے ساتھ جو خدا کا سمجھا گیا ہے خدا کا فعل یعنی معجزہ نہ ہو۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا قول خدا کے فعل سے شناخت کیا گیا ہے۔ ورنہ کون معلوم کر سکتا ہے کہ وہ ایک قول جو پیش کیا گیا ہے وہ خدا کا قول ہے یا شیطان کا؟ یا وسوسہ نفسانی ہے خدا کا قول اور خدا کا فعل لازم ملزوم ہیں یعنی جس پر درحقیقت خدا کا قول نازل ہوتا ہے اس کی تائید میں خدا کا فعل بھی ظہور میں آتا ہے یعنی اس کی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے عجائبات قدرت اس قدر ظاہر ہوتے ہیں کہ خدا کا چہرہ نظر آ جاتا ہے تا ثابت ہو جائے کہ اس کا الہام خدا کا قول ہے۔

(الفضل 28۔اپریل 2010ء)

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے پرنٹر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت
سوال و جواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ یکم اپریل 2016ء

س:حضور انور نے اس خطبہ کے آغاز میں کیا بیان فرمایا؟

ج:فرمایا:گزشتہ خطبہ میں میں نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ جو میرے زمانے میں پیدا ہوئے ہو خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس زمانے میں پیدا کر کے ان خوش قسمتوں میں میں شامل کر دیا جنہیں مسیح موعود کا زمانہ دیکھنے کو ملا۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کہ اس نے ہماری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمیں زندگی کے مختلف مواقع پر اٹھنے والے سوالوں اور مسائل کے حل بھی صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے بھیجے ہوئے امام کے ذریعہ سے بتائے۔

س:ہڑتالیں ہونے کی بنیادی وجہ حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمائی؟

ج:فرمایا: ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ ہڑتالیں یا سٹرائیکس جائز ہیں یا نہیں اس بارے میں اصولی طور پر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ہڑتالیں کیوں ہوتی ہیں اس کی بنیادی وجہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ مالک مزدور کے مزدور مالک کے اور حکمران رعایا کے اور رعایا حکمرانوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ تو بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ آپس میں بھائی بھائی سمجھ کر اپنے اپنے حق ادا کرنے کی کوشش کرو تو نظام بھی خراب نہیں ہوتا۔

س:ہڑتالوں کی بابت حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود اس سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب کبھی سٹرائیک ہوتی اور کوئی احمدی اس میں شریک ہوتا تو حضرت مسیح موعود اسے سخت سزا دیتے اور اس پر اظہار ناراضگی فرماتے۔

س: فرائض کی ادئیگی کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا کرتے تھے اور اتنی توجہ سے ادا کرتے تھے کہ ہر بیوی سمجھتی تھی کہ سب سے زیادہ میں ہی آپ کی توجہ کے نیچے ہوں۔ پھر بیوی بھی ایک نہیں۔ آپ کی نو بیویاں تھیں اور نو بیویوں کے ہوتے ہوئے ایک بیوی بھی یہ خیال نہیں کرتی تھی کہ میری طرف توجہ نہیں کی جاتی چنانچہ عصر کی نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ ساری بیویوں کے گھروں میں ایک چکر لگاتے اور ان سے ان کی ضرورتیں دریافت فرماتے۔ پھر بعض دفعہ خانگی کاموں میں آپ ان کی مدد بھی فرما دیتے۔ اس کام کے علاوہ جو ابھی بیان ہوئے ہیں اور بھی بیسیوں کام ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیتے۔ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو فارغ ہو مگر آپ بھی اسی ملک میں رہتے ہیں جہاں جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ملیریا کی بیماری کا ملک ہے کیونکہ ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں رہنے والے لوگ اپنی سستی کی وجہ ،کام نہ کرنے کی وجہ اس علاقے میں رہنا بیان کرتے ہیں کہ یہاں ملیریا کا علاقہ ہے اور سستی پیدا ہو جاتی ہے بیماریاں بہت پیدا ہوتی ہیں۔

س: حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کی فرائض کی ادائیگی کی کیا کیفیت بیان کی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو ہم نے دیکھا ہے کہ کام کی یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے اور باوجود اتنی محنت اور مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے آپ ان کے کام کی بہت قدر فرماتے۔ غرض اس قدر کام کرنے کی عادت ہم نے حضرت مسیح موعود میں دیکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیں حیرت آتی تھی۔ بیماری کی وجہ سے بعض دفعہ آپ کو ٹہلنا پڑتا تھا مگر اس حالت میں بھی آپ کام کرتے جاتے تھے۔ سیر کیلئے تشریف لے جاتے تو راستے میں بھی مسائل کا ذکر کرتے اور سوالات کے جوابات دیتے حالانکہ حضرت مسیح موعود بھی اسی ملیریا زدہ علاقے میں رہنے والے تھے۔

س: حضور انور نے عورت کا مستقبل محفوظ رکھنے کی بابت کون سا دینی طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا!ادین حق میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کے مختلف طریقے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب اس کی شادی ہو تو اس کے لئے حق مہر رکھا گیا ہے اس لئے اس کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ہی حق مہر ادا کرنا ہے حالانکہ مقصد یہ ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو عورت کے پاس ہونی چاہیے تا کہ بعض دفعہ اس کو کوئی ضرورت ہو، کوئی خاص خرچ اس کے اوپر آپڑے تو اس میں سے وہ خرچ کر سکے یا بعض وقت ایسی ضرورت پیش آسکتی ہے جو موقع پر خاوند بھی پوری نہیں کر سکتے تو عورت کے پاس کچھ ہو تو تبھی وہ اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہے۔ بعض خاوند حق مہر کی ادائیگی تو علیحدہ رہی عورت جو اپنی کمائی کر رہی ہوتی ہے اس پر بھی پابندی لگا دیتے ہیں کہ تم نے ہمارے پوچھے بغیر خرچ نہیں کرنا یا ہمیں دو۔ جو سراسر ناجائز چیز ہے۔ اسی طرح بعض غریب خاندانوں اور ملکوں میں رواج ہے کہ والدین شادی کے وقت حق مہر لڑکی کے خاوند یا سسرال سے خود وصول کر لیتے ہیں۔ یہ بھی غلط چیز ہے یہ تو لڑکیوں کو بیچنے والی بات ہے جس کی دین حق سخت ممانعت کرتا ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے حق مہر کی معافی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت حکیم فضل دین صاحب کی دو بیویاں تھیں ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مہر شرعی حکم ہے اور ضرور عورتوں کو دینا چاہیے۔ اس پر حکیم صاحب نے کہا کہ میری بیویوں نے مجھے معاف کر دیا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا آپ نے ان کے ہاتھ میں رکھ کر معاف کرایا تھا کہنے لگے نہیں حضور یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ پہلے آپ ان کی جھولی میں ڈالیں پھر اس کو معاف کروائیں یہ بھی ادنیٰ درجہ ہے اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے اور پھر اس عرصے کے بعد اگر وہ معاف کرے تو پھر درست ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرض اٹھا کر دونوں بیویوں کا حق مہر ادا کر دیا۔ مگر انہوں نے واپس دینے سے انکار کر دیا۔

س: جماعتی روایات کی پابندی کرنے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا تاکیدی نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! بعض لوگ نقل میں ہی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہوتی ہیں یا دینی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتیں ایسے لوگ عہدے داروں میں بھی پائے جاتے ہیں بعض دفعہ مقامی انجمنیں بھی ایسے فیصلے کر لیتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ میں جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے تمام کاموں میں شریعت کی پیروی کیا کریں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا کریں اور حضرت مسیح موعود کی پیروی کیا کریں۔

س: حضور انور نے قبولیت دعا کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ خدا دعا کو قبول دو طرح سے کرتا ہے یا تو ضرورت پوری کر دیتا ہے یا پھر خواہش کو ختم کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو ایک شخص نے لکھا کہ دعا کریں کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے مگر نکاح کی کوئی شرط نہیں ہے خواہ نکاح ہو جائے خواہ اس سے نفرت پیدا ہو جائے تو آپ نے دعا فرمائی اور چند روز بعد اس نے لکھا کہ میرے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اسی طرح مجھے بھی ایک شخص نے ایسا لکھا تھا اور میں نے بھی حضرت مسیح موعود کی اتباع میں اسے یہی جواب دیا تھا اور اس نے بعد میں مجھے اطلاع دی کہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہا۔ پس اللہ تعالیٰ دونوں صورتوں میں مدد کرتا ہے یعنی اصل چیز یہ ہے کہ یا جس کی خواہش کی جا رہی ہے وہ خواہش پوری ہو جائے یا پھر وہ خواہش ہی مٹ جائے دل سے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے فیصلہ کو اہمیت دیتے ہوئے دعا کی جائے۔

س: دنیا میں کوئی چیز اپنی ذات میں نقصان دہ نہیں، حضرت مصلح موعود نے اس کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کچلا ہے یہ بھی ایک زہر ہے اس کے کھانے سے کئی لوگ مر جاتے ہیں لیکن لاکھوں لاکھ انسان اس سے بچتے بھی ہیں یعنی کہ علاج کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت بڑی تباہی والی چیز افیون ہے لیکن اس کی تباہی کے مقابلے میں اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اطباء کا قول ہے کہ طب کی آدھی دوائیں ایسی ہیں جن میں افیون استعمال ہوتی ہے اور اس کا اتنا فائدہ ہے کہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ پس دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنی ذات میں نقصان دینے والی ہو۔ نقصان دینے والی چیز صرف غلط استعمال ہے جو انسان کی اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

س: دعا کی قبولیت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے کون سی بنیادی شرائط بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دعا کی قبولیت کے لئے دو بنیادی شرطیں ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ فلیستجیبوا لی کہ میری بات مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں درود بھیجو صدقہ دو لیکن بہرحال قرآن شریف میں آیا ہے ان چیزوں کا دو باتوں کا بعض مجھے لکھ بھی دیتے ہیں بہت سارے لوگ کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول نہیں کیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر الزام ہے۔ اصل میں یہ ایمان کی کمزوری بھی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہے ایک شخص میرے پاس آیا کہ میں نے بہت دعائیں کی ہیں میری قبول نہیں ہوئیں کیا وجہ ہے۔ میں نے اسے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میرے حکموں پر چلو تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے جو تمام حکم ہیں ان پر چلتے ہو۔ وہ کہنے لگا نہیں تو پھر پہلے اپنی حالتوں کو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔

س: جمعہ کے بعد حضور انور نے کس کا نماز جنازہ پڑھایا؟

ج: مکرم سید اسد الاسلام شاہ صاحب آف گلاسگو ابن مکرم سید نعیم شاہ صاحب 24 مارچ 2016ء کو 40 سال کی عمر میں ایک شرپسند کے حملہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔

☆......☆......☆

مکرم حبیب احمد صاحب

کائنات کا آغاز اور حضرت مسیح موعودکا قرآن کریم کی صداقت پر مبنی ایک حیرت انگیز انکشاف

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

’’اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے رنگ میں نہیں رکھا ہے، بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنادیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے۔ جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کروں۔‘‘

انسانیت اور اس کائنات کا آغاز کیسے ہوا؟ یہ زمین آسمان کیا ہمیشہ سے ہی ایسے ہیں اور ہمیشہ اسی طرح رہیں گے؟ اس کائنات کے آغاز میں کیا تھا؟ کیا اس کائنات کا کوئی انجام ہے؟ یہ سوالات اور ان جیسے بہت سے سوالات یقیناً ہر انسانی ذہن میں ابھرتے ہیں اور فطرتاً ایک انسان ان سوالات کے جوابات چاہتا ہے کہ جس کائنات میں وہ آباد ہے وہ اس کے متعلق جان سکے اور اس کے عمیق درعمیق رازوں سے پردہ اٹھا سکے۔ انہی سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ ہماری کائنات کا آغاز کیسے ہوا اور ابتدا میں اس کی کیا شکل تھی؟ اس کے متعلق قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ انکشاف کیا کہ

ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ (الانبیاء:31)

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ تمام کائنات اور اس میں موجود تمام مادہ آپس میں ملا ہوا اور بند تھا اور پھر خدا نے اس کو پھاڑ کر علیحدہ کیا اور اس کائنات نے وسعت پانا شروع کی۔ اس آیت کریمہ میں پیدائش عالم کی ایسی حقیقت بیان کی گئی ہے جو اس صدی سے پہلے لوگوں کو معلوم نہیں تھی۔

BIG BANG کائنات کی پیدائش کے بارہ میں پیش کیا جانے والا ایک سائنسی نظریہ ہے جس کے مطابق کائنات کی پیدائش ایک انتہائی کثیف اور آتشی حالت میں ہوتی ہے اور پیدائش کا یہ واقعہ آج کے دور سے تقریباً 13 ارب 70 کروڑ سال قبل ظہور پذیر ہوا۔

موجودہ سائنسی معلومات کے مطابق یہ کائنات ایک ایسے مقام سے پھیلنا شروع ہوئی ہے کہ جب اس کا تمام کا تمام مادہ اور توانائی ایک انتہائی کثیف اور گرم مقام پر مرکوز تھا۔ مگر اس کثیف اور گرم نقطے سے پہلے کیا تھا؟ اس پر تمام طبعیات دان متفق نہیں ہیں۔ BIG BANG کی اصطلاح آج سے (13.7x109) سال قبل سے لے کر مرکزی تالیف (NUCLEU SYNTHEISIS) کے ذریعے ابدی مادے (PRIMORDIAL MATTER) کی نوعیت کی تشریح تک کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

BIG BANG کے نظریہ کی بنیاد میلون سلیفر (MELVIN SLIPHER) کے اس عظیم الشان انکشاف کا نتیجہ تھا کہ ہماری کہکشاں کے اردگرد موجود دوسری GALAXIES مسلسل پرے ہٹ رہی ہیں۔ یہ دریافت 1912ء میں منظر عام پر آئی اور پھر ہبل (Hubble) نے 1920ء میں اس عظیم الشان انکشاف کی تصدیق کی کہ ہمارے ماحول میں موجود کہکشاؤں میں فاصلہ حیرت انگیز طور پر بڑھ رہا ہے۔

یہ انکشاف بھی کامل طور پر قرآن کریم کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے: کہ ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

چنانچہ معروف سائنسدان STEPHEN W. HAWKING اپنی کتاب BRIEF HISTORY OF TIME کے صفحہ نمبر 123 پر اس قرآنی بیان کی یوں تصدیق کرتا ہے:

The Universe is expanding. This means that at earlier times objects would have been closer together. In fact, it seemed that there was a time, about ten or twenty thousand million years ago, when they were all at exactly the same place and when, therefore, the density of the universe was infinite.

کائنات مستقل وسعت پذیر ہے۔ یعنی آج سے پہلے یہ کائنات آج کی نسبت مختصر تھی اور پھر اس سے پہلے اس سے بھی زیادہ مختصر اور ابتداء میں کائنات ایک نکتہ کی حالت میں بند تصور کی جاتی ہے اور اس کا کوئی وجود نہ تھا۔

(BRIEF HISTORY OF TIME (BY STEPHEN W. HAWKING

گو عالمی طور پر Big Bang کا نظریہ 1912ء میں منظر عام پر آیا۔ مگر بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اس نظریہ کے حیرت انگیز انکشاف کا ذکر اپنی معرکۃ الآراء کتاب ...... میں ان الفاظ میں فرمایا کہ:

اللہ جل شانہ فرماتا ہے:...... (الانبیاء:31)

’’کیا کافروں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا کہ گٹھڑی کی طرح آپس میں بندھے ہوئے تھے اور ہم نے ان کو کھول دیا‘‘۔

اور قرآن کریم سے اخذ شدہ اپنے اس بیان پر آپ نے اپنے زمانہ کے محققین کی تحقیقات کو گواہ ٹھہرایا جیسا کہ آپ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ:

’’حال کی تحقیقاتیں بھی اس کی مصدق ہیں کہ عالم کبیر بھی اپنے کمال خلقت کے وقت تک ایک گٹھڑی کی طرح تھا‘‘۔

اور مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے 1896ء میں تصنیف فرمائی جو ٹھیک 16 برس قبل نظریہ بگ بینگ کی دریافت کے ہے۔

یہاں یہ خیال بھی اٹھ سکتا ہے کہ جب یہ نظریہ پہلے سے موجود تھا تو اسے حضرت مسیح موعود سے کیوں منسوب کیا جائے؟ یہ بات بالکل بجا ہے کہ کائنات کے آغاز کے متعلق یہ نظریہ پہلے سے موجود تھا مگر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وقت میں یہ محض ایک نظریہ تھا جبکہ آپ نے اس کو اپنی تحریرات میں قرآن کریم کی آیات کے تناظر میں ایک ثابت شدہ حقیقت کے طور پر پیش کیا ہے جبکہ سائنسی دنیا میں اس نظریہ کو ایک ثابت شدہ حقیقت کے طور پر MELVIN SLIPHER کے 1912ء میں اس انکشاف کو تسلیم کیا گیا تھا کہ ہماری کہکشاں کے اردگرد موجود دوسری GALAXIES مسلسل پرے ہٹ رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا انکشاف دراصل قرآن کریم کی صداقت اور الہامی کتاب ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ جہاں انسان اس بات سے ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ قادیان جیسی گمنام بستی میں جہاں سائنسی علوم سے واقفیت اور اس زمانہ کی تحقیقات کے معلوم کرنے کی کوئی ایسی سہولت نہ تھی جیسی کہ آج کے دور میں موجود ہیں، نہ حضرت مسیح موعود کو کامل طور پر انگریزی زبان پر عبور حاصل تھا مگر ان تمام رکاوٹوں کے باوجود حضرت مسیح موعود نے اس گمنام بستی میں رہتے ہوئے یہ عظیم الشان انکشاف فرمایا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’اس وقت جو ضرورت ہے۔ وہ یقیناً سمجھ لو۔ سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (دین) پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو‘‘۔

گو ظاہری اسباب کے لحاظ سے مغرب کے سائنسدانوں نے ہی کائنات کے آغاز کے اسرار ورموز سے پردہ اٹھایا مگر یہ بھی قرآن کریم کی عظیم الشان صداقت کا ہی منہ بولتا ثبوت ہے جیسا کہ سورۃ الانبیاء آیت 31 کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک نہایت لطیف نکتہ یہ بیان کیا ہے کہ:

’’یہاں معنی خیز بات یہ ہے کہ اس آیت میں بالخصوص غیر مسلموں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ مذکورہ بالا راز سے غیر مسلموں نے پردہ اٹھانا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس طرح یہ امر قرآن کریم کی صداقت کا زندہ نشان بن کر اس کے سامنے آجائے‘‘

پس جہاں ایک طرف قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ کائنات کے آغاز کے راز سے پردہ غیر مسلموں نے اٹھایا وہاں حضرت مسیح موعود نے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں بیان فرمودہ کائنات کے آغاز کی حقیقت کو تمام مغربی اقوام کے سامنے ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر بیان کر کے ان پر یہ حجت تمام کر ڈالی کہ اگر یہ انسان کا کلام ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ ان امور کا ذکر آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں کیا جاتا جن کے متعلق آج سے پہلے انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’آج کل کی تحقیقات پر بڑا فخر کیا جاتا ہے مگر جس شخص نے مقدس اسلام کے بانی علیہ السلام کے پاک کلام کو پڑھا ہے اسے کس قدر لطف اور مزا آتا ہے جب وہ تیرہ سو برس پیشتر آپ کے پاک ہونٹوں سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا ہوتے دیکھتا ہے۔

اب اے نئی تحقیقات پر اترانے والو! خدا کے لئے ذرا انصاف کو کام میں لاؤ اور بتلاؤ کہ کیا وہ مذہب انسانی افتراء ہو سکتا ہے جس میں ایسے حقائق پہلے سے موجود ہوں اور تیرہ سو سال کی محنتوں، تحقیقاتوں اور جانکنیوں کا نتیجہ ہوں۔ یہ قرآن کریم اور ہمارے نبی ﷺ کے معقولی معجزات ہیں۔‘‘

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

’’ہمارا یہ ایمان ہے کہ کوئی فلسفہ اور کوئی سائنس خواہ وہ اپنی اس موجودہ حالت سے ہزار درجہ ترقی کر جاوے مگر قرآن ایک ایسی کامل کتاب ہے کہ یہ نئے علوم کبھی اس پر غالب نہیں آسکتے‘‘۔

یہ دریافت 1912ء میں منظر عام پر آئی کہ کائنات آغاز میں نہایت محدود علاقہ میں مقید تھی جو کہ ایک نقطے سے بھی شاید بڑھ کر نہ ہو جس کی وجہ یہ ہے کہ مادہ کی کشش ثقل ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب اتنی حیرت انگیز مقدار میں مادہ

ایک جگہ موجود ہو اس کی کشش ثقل اتنی زیادہ ہوگی کہ مادہ اس کشش ثقل کے باعث مختصری جگہ میں بند ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ اب سے 18 سے 20 ارب سال پہلے کائنات ایک مختصری جگہ میں بند تھی کہ ایک عظیم الشان دھماکہ ہوا جسے سائنسی اصطلاح میں Big Bang کہا جاتا ہے اور کسی عظیم الشان قوت نے اس کو پھاڑ کر علیحدہ کیا۔

اس قوت کا ذکر قرآن کریم نے اَیۡدٍ کے لفظ سے سورۃ الذاریات کی آیت نمبر 48 میں کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

”اس کے معنی ذاتی قوت کے ہیں۔“

یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ BIG BANG کا محرک کیا تھا اور وہ کون سی قوت تھی جس کے باعث کائنات کا تمام مادہ پھٹا اور اس دھماکہ کے تحت اب تک یہ کائنات وسعت پذیر ہے؟ اور سائنسدان اسے نہ نظر آنے والی قوت کہنے پر مجبور ہیں؟ وہ نظر آنے والی قوت یقیناً اور یقیناً خدا تعالیٰ کا وراء الوریٰ وجود ہے۔ چنانچہ اس عظیم الشان وجود کو ماننے کے لئے سائنس بھی سائنسدانوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ خدا کی ہستی پر ایمان لے کر آئیں۔ چنانچہ سان فرانسسکو یونیورسٹی کے چیئرمین پروفیسر ایڈورڈ کیسل (Edward Kessel) لکھتے ہیں:

Quite unintentionally science proves that our Universe had a beginning. And in doing so it proves the reality of God, for whatever had a beginning did not begin of itself but demands a Prime Mover, a Creator, a God.

ترجمہ: سائنس یہ ثابت کرتی ہے کہ کائنات کا ایک آغاز ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ ایک حقیقت ہے کیونکہ کوئی بھی چیز از خود پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس کی تخلیق ایک علت العلل اور محرک اور خالق یعنی خدا تعالیٰ کے وجود کا تقاضا کرتی ہے۔

(KESSEL, E.L. 1968. Let's look at Facts, without bent or bias. In The Evidence of God in an expanding universe by monsma, J.C.T Thomas Samuel Publishers, India pg 51)

اسی طرح بعض سائنسدان اس قوت کو ایک ایسی انجان قوت کے مشابہ قرار دے رہے ہیں جو کہ اس کائنات کو وسعت دینے میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

The Universe has been recently commanded by an energy field which is causing it's expansion to accelerate outward.

ترجمہ: زمانہ قریب میں کائنات ایک ایسی انجان قوت کے زیر اثر ہے جو کہ اس کے پھیلاؤ کو باہر کی طرف تیزی سے دھکیل رہی ہے۔

(The Quintessential Universe: Scientific American By Jermiah D. Ostricker and Paul J.Steinhardt)

یقیناً وہ خدا ہی کا دست قدرت تھا جس کے باعث کائنات کا آغاز وجود میں آیا۔

”کیا اُنہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔“ (الانبیاء:31)

اس آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

”ابتداء میں کائنات مضبوطی سے بند کئے ہوئے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور پھر ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی۔“

چنانچہ قرآن کریم ایسا مخزن ہے جس سے ہر زمانہ میں عارف باللہ اپنی استعدادوں کے مطابق خزائن اکٹھے کرتے اور اُنہیں بکھیرتے ہیں۔ اس زمانہ کے امام اور آپ کے خلفاء نے بھی خدا تعالیٰ کے قرآن کریم میں بیان کردہ عظیم الشان معارف کو بیان کر کے آج کے زمانہ کے بڑے بڑے فلاسفروں اور ہیئت دانوں سے نہ صرف (دین) اور قرآن کی حقانیت کا اقرار کروایا بلکہ تمکنت دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باعث بھی بنے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”بڑا فتنہ اس زمانہ کا دہریت والی سائنس ہے خدانخواستہ اگر اس کو دیرپا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی۔ سائنس کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے۔ عیسویت ایک کمزور مذہب ہے اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن (دین حق) طاقتور ہے۔ یہ اس پر غالب آئے گا۔“

(بدر جلد 1 نمبر 14 صفحہ 2 مورخہ 6 جولائی 1905ء)

مکرم عبدالہادی ناصر صاحب

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی مظفرؔ عارفی

محترم چوہدری محمد علی صاحب سے میری ذاتی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں 1966ء میں لیکچرار تھا۔ اس سے قبل میں آپ کو جانتا تھا۔ مگر ذاتی طور پر آپ سے نہیں ملا تھا۔ سٹاف روم میں مکرم قاضی محمد اسلم صاحب نے میرا تعارف سٹاف سے کروایا۔ چوہدری صاحب نے مسکراتے ہوئے معانقہ کیا اور مجھے Welcome کیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ مجھ سے برسوں سے آشنا ہوں۔

مجھے آپ کے ساتھ تعلیم الاسلام کالج کے ہاسٹل میں ٹیوٹر کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا، چوہدری صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کالج کے بعد اکثر آپ کے پاس بیٹھنے کا موقع ملتا رہا۔ اس طرح آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

میں نے دیکھا کہ آپ ہاسٹل کے طلباء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ٹیوٹرز کو اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ غریب طلباء کا خاص خیال رکھا کریں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ غریب طلباء اپنے ساتھی طلباء کے سامنے کبھی بھی اپنی محرومیوں کا تذکرہ نہیں کرتے، نہ اظہار کرتے ہیں، حالانکہ وہ مدد کے قابل ہوتے ہیں۔ ہم ایسے طلباء کی تلاش میں رہتے تھے۔ جب ہمیں ایسے طلباء کا علم ہوتا تو چوہدری صاحب کو آگاہ کرتے۔ جب انہیں ایسے طلباء کا علم ہو جاتا تو ان کی ہر طرح مدد کرتے۔ کسی کی فیس کی رعایت میں کسی کی کتب وغیرہ کسی کے کھانے کا انتظام فرماتے اور ایسے طریق سے کرتے کہ کسی کو خبر نہ ہونے دیتے۔ یہ عمل سالہا سال جاری رہا۔ نہ معلوم آپ کتنے طلباء کی مدد فرماتے رہے۔

آپ ہاسٹل کے طلباء کے احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک طالب علم اجازت لئے بغیر ہوسٹل سے رات باہر رہا۔ میں نے چوہدری صاحب کو مشورہ دیا کہ آئندہ عشاء کے بعد ہاسٹل کے طلباء کی حاضری کے بعد کسی کو بھی اجازت نہ دی جائے اس پر آپ نے فرمایا۔ ہمیں ہاسٹل کو ہاسٹل ہی رکھنا چاہئے۔ جیل نہیں بنانی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ یہ طلباء چند سال مہمان کے طور پر ہمارے پاس رہتے ہیں اور پھر ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ جب وہ یہاں سے جائیں تو وہ ان چند سالوں کو اپنی زندگی کی خوشگوار یادیں تصور کریں اور ہمارے کالج کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

آپ طلباء کے ہر دلعزیز استاد تھے۔ فلسفہ کے علاوہ انگریزی بھی پڑھاتے تھے۔ نیز کالج کی دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔ کالج کی کشتی رانی کی ٹیم کے انچارج رہے پھر باسکٹ بال کی ٹیم کے بھی انچارج تھے۔ باسکٹ بال کی ٹیم سارے پاکستان میں مشہور تھی آپ کی محنت سے تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال کے اکثر کھلاڑی پاکستان کی نیشنل ٹیم میں شامل ہوئے۔ ملک کے سارے کالجوں میں تعلیم الاسلام کی ٹیم کا شہرہ تھا۔ یہ سب کامیابیاں آپ کی انتھک محنت کا نتیجہ تھیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے ہاسٹل میں عام طور پر 50% طلباء غیر از جماعت ہوا کرتے تھے۔ مختلف شہروں اور دیہاتوں سے آ کر داخلہ لیتے۔ آپ ان کے حالات سے آگاہ رہتے۔ ان میں سے بعض طلباء امیر زمیندار گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن آپ کا سلوک سب سے یکساں ہوتا تھا۔ آپ کی شفقت سے کوئی محروم نہیں رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب وہ طلباء کالج سے فارغ ہو کر گئے تو ان شفقتوں اور محبتوں کی انمٹ یادوں کو اپنے ساتھ لے گئے اور جب بھی کبھی ان سے سرراہ ملاقات ہو جاتی تو وہ کالج کے بیتے ہوئے خوشگوار دنوں کا ذکر کرتے اور خاص طور پر چوہدری محمد علی صاحب کے حسن سلوک کا تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ہمارے والدین نے ہمیں چار سال کے لئے کالج کے سپرد کیا تھا اور چوہدری صاحب نے باپ بن کر ہمارا خیال رکھا جو ہم زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے۔

جو کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا پوری لگن کے ساتھ آپ نے سرانجام دیا۔ نیز آپ نے اپنی جان، اپنا علم، اپنی محبت، اپنا ایثار، اپنی آرزوؤں کو جماعت کے حضور پیش کر دیا اور اپنی گردن کو خلفاء کی اطاعت میں جھکا دیا اور ایسی وفا کی کہ اس میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آنے دی۔ آپ کا اپنا شعر آپ کے جذبات کی غمازی کرتا ہے۔ ؎

کیوں غرض درمیاں میں آئے
جب کسی سے وفا کرے کوئی

بزم سخن کے آپ روح رواں تھا۔ بزم ادب کی آپ شان تھے۔ تعلیم الاسلام کالج کی بین الکلیاتی Debate جو ہر سال ہوا کرتی تھی اس کے بعد مشاعرہ ہوا کرتا تھا۔ جس میں پاکستان کے مشہور شاعر مدعو کئے جاتے تھے اس مشاعرے کا انتظار اہل ربوہ کو ہوتا۔ جس میں مستورات کے لئے بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ ان مشاعروں میں چوہدری محمد علی صاحب کا کلام بڑے اشتیاق سے سنا جاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ کئی سالوں تک چلتا رہا۔ جب بھی آپ اپنا کلام سنانے کے لئے ڈائس پر آتے اور اپنی نوٹ بک کھولنے لگتے۔ تو ہال سے طلباء کی آوازیں آنے لگتیں۔ تنہائی۔ تنہائی۔ اور یہ فرمائش طلباء ہر سال کرتے تھے۔ بعض نظمیں شاعروں کی ماسٹر پیس بن جاتی ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب کو جماعت کے مختلف کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن آپ کی زندگی کے آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی جو توفیق پائی۔ آپ کا انجام بخیر ہوا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں اپنی خواہشوں کو قربان کرتے ہوئے 71 سال کام کرنے کے بعد کامیاب و کامران ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی روح خدا کے حضور کہہ رہی ہوگی۔ ؎

ہم سے دیوانے کہیں ترک وفا کرتے ہیں
جان جائے کہ رہے بات نباہ دیتے ہیں

شنگھائی چین کا اہم صنعتی مرکز

شنگھائی چین کا پہلا شہر ہے جس کی بندرگاہ کو غیرملکی تجارت کے لیے چُنا گیا تھا۔ اسے دنیا کی کامیاب ترین بندرگاہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کا تجارتی مرکز بننے پر چین کی اقتصادی حالت میں نمایاں تبدیلی آئی اور پھر سائنٹیفک بنیادوں پر ترقی دینے کے باعث اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

یہ 31.13 درجے شمال اور 121.25 درجہ مشرق میں دریائے ہوانگ پو (HUANG PU) اور ووسانگ (WUSONG) کناروں پر واقع ہے۔ معنوی اعتبار سے شنگھائی کا مطلب ہے ''سمندر کے کنارے''۔ یہ بحیرہ مشرقی چین کے ساحل پر ایک اہم بندرگاہ کے طور پر بھی مشہور ہے اس کا رقبہ 6 ہزار 185 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 2 کروڑ 37 لاکھ 10 ہزار سے زائد ہے۔ سطح بحر سے اس کی بلندی 20 فٹ ہے۔ عرصہ دراز تک چین کی بیرونی تجارت کا انحصار اس کی بندرگاہ پر ہی رہا تھا۔

7ویں صدی عیسوی میں یہ علاقہ شن یا ہو تو کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ شالی سونگ کے حکمرانوں کے دورحکومت (960ء-1126ء) میں یہ ایک معمولی ماہی گیروں کی بستی تھی۔ اس کے بعد جھیل تائی کے مغربی علاقہ کو ترقی دی گئی۔ 11ویں صدی عیسوی کے آغاز پر یہاں محکمہ کسٹم کا دفتر قائم ہوا اور 13ویں صدی عیسوی کے آخر تک شنگھائی کو صوبہ کیانگ کے صدر مقام کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ منگ حکمرانوں (1368-1644ء) کے دور میں شہر کی 70 فیصد کپاس یہیں کاشت کی جاتی تھی۔ کپاس کی پیداوار کی وجہ سے یہاں روئی کے کارخانے بھی قائم ہو گئے۔ 18ویں صدی کے وسط میں کپاس کے کارخانوں میں کام کرنے والے لوگوں کی تعداد بیس ہزار تھی۔ 1842ء میں چینیوں کو برطانیوں کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ چینیوں نے معاہدہ نانجنگ کی رو سے شنگھائی کو برطانیہ کی عملداری میں دے دیا۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ نے شنگھائی کو مختلف سیکٹروں میں بانٹ لیا اور وہ اپنے علاقوں میں اپنے مخصوص اختیارات استعمال کرنے لگے۔ 1895ء میں یہاں جاپان کو بھی کچھ سہولتیں حاصل ہو گئیں چنانچہ شنگھائی غیرملکی تجارت کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں بڑے بڑے یورپی بنک اور تجارتی ادارے قائم ہو گئے۔

پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے غیرملکی سرمایہ داروں نے یہاں سے اپنا سرمایہ اپنے اپنے ملکوں میں منتقل کر دیا۔ چنانچہ چینیوں کو صنعتوں میں سرمایہ لگانے کا موقع مل گیا۔ 1925ء میں اہل شنگھائی سیاسی طور پر بیدار ہو گئے اور انہوں نے غیرملکیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ اس دوران 1922ء میں برطانیہ، امریکہ اور جاپان کے مابین واشنگٹن میں ایک معاہدہ طے پایا۔ یہ معاہدہ چینی عوام کے مطالبات پر پورا اترنے میں ناکام رہا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شنگھائی کی عوام نے غیرملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے قیام کے بعد 30 مئی 1925ء کو چینی طلباء اور مزدور غیرملکی سامراج کو ملک سے باہر نکالنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

1937-1945ء تک چین، جاپان جنگ کے دوران جاپان نے شنگھائی پر قبضہ کر لیا اور شہر کی صنعتوں کو خاصا نقصان پہنچایا۔ 1949ء میں پیپلز لبریشن آرمی نے شہر کو آزاد کرا لیا۔ چنانچہ 1960ء تک شنگھائی نے چین کی معاشی، تجارتی اور تعلیمی حالت کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا۔

شنگھائی کا شمار دنیا کے بڑے بڑے تعلیمی مراکز میں ہوتا ہے۔ یہاں 30 یونیورسٹیاں ہیں ان یونیورسٹیوں میں تقریباً 70 ہزار طالبعلم زیر تعلیم ہیں۔ لبریشن ڈیلی اور ون ہوئی پائی دو بڑے اخبار ہیں۔ اہم صنعتوں میں کپڑا سازی، کاغذ سازی، ادویات، لوہا، زرعی آلات، جہاز سازی، آٹا پیسنے، بناسپتی گھی اور تیل صاف کرنے کی صنعتیں شامل ہیں۔ شہر میں دو ائیرپورٹ، دو ائیر فیلڈز، ریلوے سٹیشن اور بندرگاہ کے علاوہ ٹیلیویژن اور ریڈیو سٹیشن بھی شامل ہیں۔

بچوں کا محل

یہ سات سال اور سترہ سال کے بچوں کے لیے تعمیر کیا گیا ہے یہاں بچوں کو باہم مل کر رہنا اور آداب مجلس سکھائے جاتے ہیں اور بچوں کی جسمانی تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

شنگھائی میوزیم

یہ عجائب گھر 1953ء میں قائم کیا گیا تھا اور چین کے ابتدائی ایام سے لے کر آج تک کی یادگاریں محفوظ کئے ہوئے ہے اسے چین کا علامتی نشان بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس میں دس نمائشی ہال ہیں۔ نمائش کے لئے جو نوادرات یہاں رکھے گئے ہیں ان میں مٹی کے برتن، خطاطی کے نمونے، تصاویر، کانسی کے برتن اور تمام ادوار کے آرٹ کے فن پارے شامل ہیں۔

پیپلز سکوئر

یہ شنگھائی کے عین وسط میں واقع ہے آزادی سے پہلے یہ ریس کلب کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا آج کل یہ تقریبات، جلسے اور اہم کارروائیوں کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔ اس کے اوپر سے شنگھائی کی تمام بڑی بڑی عمارتیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ورکرز کلچرل پیلس

فالتو وقت میں محنت کش لوگ ثقافتی اور مصورانہ سرگرمیوں سے محظوظ ہوتے ہیں۔ یہاں تھیٹروں کے علاوہ نمائشی ہال، مطالعاتی کمرے اور دیگر دلچسپی کے مقامات بھی شامل ہیں۔

یوگارڈن

یہ منگ حکمرانوں کی ایک قدیم (1559-1577ء) عمارت ہے۔ ستمبر 1833ء کی سمال سورڈ سوسائٹی کے باغی لیڈر تیان چنگ تانگ (TIAN CHUN TANG) کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

لوشون میموریل ہال

یہ ہال 1956ء میں چین کے نامور مفکر لوسون (LU HSUN) کی 20برس اور 75ویں سالگرہ کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کی بلندی دو میٹر ہے۔ یہ ایک بڑے سبز قیمتی پتھر میں تراشا گیا ہے۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

اس انسٹی ٹیوٹ کا قیام 1956ء میں عمل میں آیا۔ یہ چین کے فوک آرٹ اور کرافٹ کو فروغ دینے کے سلسلے میں قائم کیا گیا تھا۔

آب وہوا

جنوری میں یہاں کا اوسط درجہ حرارت 3.5 سنٹی گریڈ اور جولائی میں اوسط درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ سالانہ فرق 24.8 درجے سنٹی گریڈ ہے۔ دنیا کا تیسرا طویل ترین دریا ینگسی کیانگ چانگسو سے گزرتا ہوا شنگھائی کے قریب بحیرہ مشرقی چین میں جا گرتا ہے۔

شنگھائی کی نان جینگ روڈ ہمیشہ سے اپنی مصروف تجارتی سرگرمیوں کے لیے مشہور ہے۔ ماضی میں عام دن ہوں یا تہواروں اور تعطیلات کے مواقع، اس سڑک پر ہر وقت کھوے سے کھوا چھلتا ہے اور ٹریفک کا ہجوم دکھائی دیتا ہے۔ یہاں روزانہ مختلف علاقوں سے آنے والے لاکھوں گاہکوں کی آمدورفت رہتی ہے۔ مختلف قسم کے تفریحی پروگراموں فیشن شوز، آرٹ گیلریوں اور اخباری سٹینڈز وغیرہ نے اس سٹریٹ کو گہرا ثقافتی رنگ عطا کیا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

چین اوراس کا ماحول

15 سال بعد بیٹی پیدا ہوئی

لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک ممبر تحریر کرتی ہیں:

''میرے واقف زندگی بھائی مرزا محمد اکرم صاحب کی شادی کو 15 سال ہو چکے تھے۔ محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ سے بھابھی کے مکمل ٹیسٹ کروائے اور رپورٹ بغرض دوا اور دعا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھجوا دی گئی۔ گو کہ ڈاکٹر صاحبہ کا علاج بھی جاری تھا۔ حضور کی طرف سے نسخہ اور اعجازی شفا کی دعا ملتے ہی معجزہ ہو گیا اور بے اختیار ڈاکٹر نصرت صاحبہ کا مبارک باد کا فون آیا۔ انہوں نے بھی اعتراف کیا کہ یہ سب حضور کی دعا اور دوا کے طفیل ہے اور سولہ سال کی ننھی بارعہ کی صورت میں بارگاہ الٰہی سے قبولیت دعا کا نشان ہمارے سارے خاندان کو خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود کر گیا۔

(الفضل 24 مئی 2004ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123138 میں Munazzah Ahmad

زوجہ Ahtsham Ahmad قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mt.Druitt ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ19 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 15 تولہ پاکستانی روپے (2)حق مہر 10 ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Munazzah Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Nasir Ahmed S/o Muhammad Din گواہ شد نمبر2 Ahtsham Ahmed S/o Rasheed Ahmed

مسل نمبر123139 میں عمرانہ بشارت

زوجہ بشارت احمد قوم.... پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Plumpton ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)حق مہر19 ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عمرانہ بشارت گواہ شد نمبر1۔ بشارت احمد ولد احمد دین گواہ شد نمبر2۔ مجیب الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن

مسل نمبر123140 میں حمیرہ نصیر

زوجہ سعید احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melborne ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 9 تولہ 1 ہزار 8 Australian Dollar اس (2)حق مہر 900 آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 900 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔حمیرہ نصیر گواہ شد نمبر1۔سعید احمد باجوہ ولد شہباز خان باجوہ گواہ شد نمبر2۔ عبدالرحیم طارق ولد عبدالقادر

مسل نمبر123141 میں انتصار احمد فراز

ولد امتیاز احمد نوید قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adelade /Findon South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ7 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔اس وقت مجھے مبلغ 200 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔انتصار احمد فراز گواہ شد نمبر1۔امتیاز احمد نوید ولد چوہدری محمد حنیف گواہ شد نمبر2۔چوہدری محمد احمد ضیاء ولد چوہدری محمد طفیل

مسل نمبر123142 میں محمد قادر خان

ولد عبدالمالک خان قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adelade ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 700 Australian Dollar ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد قادر خان گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Akhtar S/o Ch.Atta Ullah گواہ شد نمبر2۔ چوہدری محمد احمد ضیاء ولد چوہدری محمد طفیل

مسل نمبر123143 میں ذیشان قادر خان

ولد منظور قادر خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adela Aide South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔اس وقت مجھے مبلغ 500Australian Dollar ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ ذیشان قادر خان گواہ شد نمبر1۔ منظور قادر خان ولد عبدالمالک خان مرحوم گواہ شد نمبر2۔ محمد احمد ضیاء ولد چوہدری محمد طفیل مرحوم

مسل نمبر123144 میں حسان قادر خان

ولد منظور قادر خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adel Aide South ضلع و ملک Austrlaia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ30 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔اس وقت مجھے مبلغ 500 Australian Dollar ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسان قادر خان گواہ شد نمبر1۔منظور قادر خان ولد عبدالمالک خان گواہ شد نمبر2 محمد احمد ضیاء ولد چوہدری محمد طفیل مرحوم

مسل نمبر123145 میں غزالہ سلیم

زوجہ رانا سلیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Adel Aide South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ22 اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور5 تولہ 2 لاکھ 50 ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 800 Australian Dollar ماہوار بصورت Socila H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔غزالہ سلیم گواہ شد نمبر1۔ رانا سلیم احمد ولد رانا فضل احمد گواہ شد نمبر2 ۔اسد احمد ولد رانا سلیم احمد

مسل نمبر123146 میں عاطف طارق

ولد نثار احمد طارق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Marsdon Park ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ2 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عاطف طارق گواہ شد نمبر1۔نثار احمد طارق ولد اللہ بخش درویش مرحوم گواہ شد نمبر2۔اعجاز احمد طاہر ولد نثار احمد طارق

مسل نمبر123147 میں Syed Tehmina Nabeel

زوجہ Nabeel Azhar قوم سید پیشہ ملازمت عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Holmila ضلع و ملک Norway بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان شیر 41 لاکھ Norwegian Kron(2) زیور635 گرام پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ25 ہزار Norwegian Krone ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Syeda Tehmina Nabeel گواہ شد نمبر1۔Khalid M Malik S/o M. Nawaz گواہ شد نمبر2۔ Syed Mansoor A.S/o Syed Mubrak Ahmad

مسل نمبر123148 میں فرخ احمد ڈار

ولد عبدالسلام قمر ڈار قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Toyen Norway ضلع و ملک Norway بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ21 اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ10 ہزار Norwegian Krone ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔فرخ احمد ڈار گواہ شد نمبر1۔نصیر احمد ولد حاکم دین مرحوم گواہ شد نمبر2 ۔ Roy Abdul Qadeer S/o Rai Abdul Hakim

مسل نمبر123149 میں Roheem Kalami

ولد Kilami قوم...... پیشہ تجارت عمر29 سال بیعت 1990ء ساکن Leslie/Ilaro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Roheem Kilami گواہ شد نمبر1۔ Ahmed Mahmud S/o گواہ شد نمبر2۔ S/o Taiwo Alaka

مسل نمبر123150 میں Sulaiman

ولد Erinfolamwe قوم.... پیشہ تجارت عمر36 سال بیعت 1989ء ساکن Basitorun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)مکان 5 لاکھ Naira(2) پلاٹ100*100 پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ20 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔Sulaiman گواہ شد نمبر1۔ Saheed S/o Razaq گواہ شد نمبر2۔ Makali S/o A.Rasheed

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ وکالت علیا تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نورالعین واقفہ نو نے چھ سال چھ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔عزیزہ کی تقریب آمین کے موقع پر خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ طیبہ رفیع صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا۔عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت میری اہلیہ مکرمہ مبشرہ احمد صاحبہ کو ملی۔ بچی ترجمہ قرآن کریم پڑھ رہی ہے۔عزیزہ مکرم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب نسیم مرحوم سانگلہ ہل کی پوتی اور مکرم میاں سرفراز احمد صاحب سانگلہ ہل کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم ارسلان عارف صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد افضل عارف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی انجیوگرافی ہوئی ہے اور بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا محترم شریف احمد بھٹی صاحب ولد مکرم حکیم روشن دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال کیلگری کینیڈا بقضاء الٰہی بعمر 76 سال مورخہ 29/اپریل 2016ء کو وفات پا گئے۔مرحوم بفضل خدا تعالیٰ موصی تھے۔ محترم سید طٰہٰ انور صاحب مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا نے مورخہ 6 مئی 2016ء کو بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور کیلگری میں ہی تدفین کے بعد محترم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔مرحوم اوائل جوانی سے تہجد گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔مرحوم کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد و شہر میں خدمت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں خلافت رابعہ میں ربوہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ نیز نظام جماعت کی طرف سے بعض تفویض کردہ خدمات کی بھی توفیق ملتی رہی۔مرحوم کے پسماندگان میں ان کے دو بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب (خاکسار کے والد) اور مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب ریٹائرڈ مینیجر رفحان ملز فیصل آباد، اہلیہ، چار بیٹے، ایک بیٹی، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور اپنے خاندان کے سینکڑوں افراد سوگوار چھوڑے ہیں ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کا قرب عطا فرمائے ۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد ونیس صاحب سڈنی آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مشتاق احمد ونیس صاحب ولد مکرم دین محمد ونیس صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 27۔اپریل 2016 کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے لندن میں خالق حقیقی سے جا ملے۔محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے مورخہ 6 مئی 2016ء کو آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور مورخہ 8 مئی 2016ء کو آپ کی میت آبائی گاؤں چک نمبر 354 ج ب قادرآباد گوجرہ پہنچی۔ تدفین کے بعد محترم رانا حنان احمد صاحب مربی سلسلہ قادرآباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور محترم امیر صاحب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے آبائی قبرستان قادرآباد میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔آپ نے چک نمبر 354 ج ب قادرآباد میں کافی عرصہ بطور سیکرٹری مال اور بطور صدر جماعت بھی خدمت کی توفیق پائی۔وفات سے کچھ عرصہ قبل لندن شفٹ ہوئے اور اپنے بیٹے مکرم افتخار احمد صاحب کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔محترم والد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2001ء میں حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔مرحوم مکرم طاہر احمد مختار مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے تایا ہیں۔مرحوم نے بیٹوں میں خاکسار، مکرم افتخار احمد صاحب لندن، مکرم وسیم احمد صاحب سڈنی آسٹریلیا، مکرم نعیم احمد صاحب قادرآباد گوجرہ اور بیٹیوں میں مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم کاشف احمد صاحب تھائی لینڈ، مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ابرار احمد صاحب اور مکرمہ صباء ناہید صاحبہ قادرآباد کو سوگوار چھوڑا ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سوگواران کو صبر جمیل اور ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔آمین

علمی سیمینارز

بفضل اللہ تعالیٰ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو اپنے تعلیمی ادارہ جات کی بہتری اور اساتذہ وطلباء کی علمی وعملی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے مختلف سیمینارز منعقد کروانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ماہ اپریل 2016ء میں منعقد ہونے والے مختلف سیمینارز کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔ان پروگرامز میں تعلیمی اداروں کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ عوام الناس کی بھی ایک خاصی تعداد شامل ہو کر استفادہ کرتی رہی۔

1۔سیاہ توانائی (Dark Energy)

نظارت تعلیم کے تحت ”Dark Energy“ کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرمہ ہبۃ الشافی صاحبہ نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 100 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

2۔نظام شمسی Solar System

نظارت تعلیم کے تحت Solar System کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرم ڈاکٹر مقبول احمد صاحب نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔ اس سیمینار میں شاملین کی کل تعداد 110 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

3:Tropical Revolving Storms

نظارت تعلیم کے تحت Tropical Revolving Storms کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرم سید مدثر احمد صاحب نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 85 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

4:Fundamentals of Remote Sensing

نظارت تعلیم کے تحت Fundamentals Of Remote Sensing کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرمہ امۃ العلی درثمین صاحبہ نے لیکچر دیا بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 60 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

5:Panama Canal An Engineering Marvel

نظارت تعلیم کے تحت Panama Canal An Engineering Marvel کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔ اس سیمینار میں مکرم سید مدثر احمد صاحب نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 75 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔

6:Earth Day

نظارت تعلیم کے تحت ”Earth Day“ کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں Earth Sciences ڈیپارٹمنٹ کے مختلف سٹوڈنٹس نے لیکچرز دیئے اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 110 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھے۔

7:Mental Health Awareness

نظارت تعلیم کے تحت ”Mental Health Awareness“ کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرم ڈاکٹر عاصم باجوہ صاحب جو کہ فیصل آباد سے تشریف لائے تھے نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 125 رہی۔ جبکہ پروگرام کا دورانیہ تین گھنٹے تھا۔

8:The Sun is Amazing

نظارت تعلیم کے تحت ”The Sun is Amazing“ کے موضوع پر ایک سیمینار نصرت جہاں کالج میں منعقد ہوا۔اس سیمینار میں مکرم روشن بخاری صاحب جو کہ LUMS یونیورسٹی لاہور سے تشریف لائے تھے نے لیکچر دیا اور بعد ازاں سوالات کے جواب بھی دیئے۔سیمینار میں شاملین کی تعداد 138 رہی جبکہ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے تھا۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالغنی چٹھہ صاحب چک 40 جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں کے دو بیٹے مکرم شکیل ابقاظ صاحب اور مکرم اطیب اشراق صاحب پسران مکرم منظور احمد صاحب مرحوم شدید بیمار ہیں۔نیز میرے دوسرے ماموں مکرم محمود احمد چٹھہ صاحب مرحوم کی پوتی عروج عندلیب بنت مکرم عندلیب عادل صاحب مرحوم بھی بیمار ہے۔ہمارے خاندان میں یکے بعد دیگرے دو تین عزیزوں کی وفات کے باعث شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں کو محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

☆☆☆☆☆

Diarrhoea Powder
بچوں کے اسہال، الٹی قے پیٹ درد، نفخ شکم کے لئے بیحد مفید قیمت -/40 روپے
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 مئی 2016ء

6:15 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی نشست
8:30 am	خطبہ جمعہ 13 مئی 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
5:40 pm	خطبہ جمعہ 25 جون 2010ء
10:00 pm	جامعہ احمدیہ ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 16 مئی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:01
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	43 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز

مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: فرید احمد
0302-7682815:
0313-7682815:

کار برائے فروخت

2006ء ماڈل کی Mitsubishi Lancer
فوری فروخت کرنا مقصود ہے۔ حالت بہت اچھی ہے۔
قیمت 8 لاکھ 30 ہزار

رابطہ ٹیلی فون: 0334-2804433

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز

پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکٹر دارالعلوم (ب)

سنگ مرمر و گرے نائٹ کے کتبہ جات بنانے کا با اعتماد مرکز

اشرف ماربل سٹور

کالج روڈ بالمقابل جامعہ سینئر سیکشن ربوہ اقصیٰ چوک والے

شیخ حمید احمد: 0332-7063062 شیخ طارق جاوید: 0334-6309472

خالص سونے کے زیورات

Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870

فینسی جیولرز

میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سمیع سٹیل انڈسٹریز

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works

Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Jamil-Ur-Rehman
0321-4038045
Mohsin Rehman: 0321-8813557
Band Road Lahore. PH:042-37146613

طارق انٹیریئر

فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
ملک سنٹر تحصیل چوک فیصل آباد روڈ چنیوٹ

طالب دعا: لیاقت علی
0331-7790690
0341-1563806

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت

میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

خوشخبری

لیڈیز کوٹ شوز پمپس لیڈیز جوگرز اور بچگانہ جوگرز پر سیل کا آغاز ہو گیا ہے

مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلور کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔

طالب دعا: ناصر احمد: 0300-4026760
فیکٹری 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35118096,042-35114822:

خوشخبری

اب آپ کو چنیوٹ فیصل آباد اور لاہور جانے کی ضرورت نہیں۔

(House of Replica)

آپ کے شہر ربوہ میں ہول سیل ریٹ کے قریب ترین انتہائی مناسب دام پر کپڑے کی تمام ورائٹی فینسی وول، بوتیک، مردانہ منی بیک گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے۔ لان ماریہ بی 2P-/450، لان پرنٹ 3P-/600، زارا کلاسک 3P-/700 کلاسک لان 4P، شفون دوپٹہ شفون بازو (گرینڈ سیل) 1050/- گل احمد، عاصم جوفہ، کھاڈی، الکرم اور بہت سے برانڈ کی ریپلکا کھدر اور لیلن صرف 1200/- روپے میں خرید فرمائیں۔

تمام مشہور برینڈز دستیاب ہیں۔

پاکستان کلاتھ ہاؤس ربوہ۔ ڈیرہ غازیخان
مین برانچ

All Brands are available

نزد ظفر بک ڈپو کالج روڈ ربوہ: 0333-3892121